تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

محترم صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ٥ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (الرحمٰن:27-28)

ہر چیز جو اس پر ہے فانی ہے۔ مگر تیرے ربّ کا جاہ و حشم باقی رہے گا جو صاحبِ جلال و اِکرام ہے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے **"محترم صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب"**

محترم صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے، حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے پوتے اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب اور محترمہ شریفہ بی بی صاحبہ کے بیٹے تھے۔

محترم صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب اپریل 1913ء میں پیدا ہوئے۔ آپ بہت ہی سعید الفطرت، شریف مزاج اور ہونہار انسان تھے۔ آپ کی طبیعت میں صبر و شکر اور ضبط کا خاص مادہ تھا۔ آپ بڑوں کا ادب کرنے والے، چھوٹوں کے لئے نہایت شفیق، رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ بہت محبت کرنے والے، تعلقات کے نبھانے میں کسی قربانی سے دریغ نہ کرتے تھے، نہایت قابل، غرباء اور مساکین کے دلی ہمدرد تھے۔

1934ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے بہت اچھے نمبروں سے بی اے پاس کیا۔ آپ 6 ستمبر 1934ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی رفاقت میں اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان تشریف لے گئے۔

سامعین! حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب آپ کے انگلستان میں ورود کی اولین ساعتوں کا نقشہ کچھ یوں کھینچتے ہیں:

"آخر ستمبر 1934ء میں عزیز مکرم مرزا سعید احمد، مکرم مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ جہاز پر ان کے پیچھے نمازیں پڑھتا ہوا ساحلِ انگلستان کے قریب پہنچا۔ شدید سردی کا وقت تھا اور ہوا تیز تھی۔ عزیزان ظفر اور مظفر کے ساتھ مل کر جو پہلے سے انگلستان آئے ہوئے تھے۔ مَیں نے ان کا استقبال کیا۔ ریل گاڑی میں بیٹھ کر ہم پانچوں لندن تک گفتگو میں اس قدر محو رہے کہ کچھ پتہ ہی نہیں لگا۔ گو آنے والوں کے لئے یہ ملک نیا اور ایک عجوبہ تھا۔ لیکن ہمارے سوالات کی بوچھاڑ نے ہندوستان بلکہ قادیان کا سماں باندھ دیا۔ ظفر کی چلبلی چھیڑ خانیاں۔ مظفر کی باوقار متانت کے نیچے لطائف کا ایک طوفان۔ سعید کی ٹھوس پنجابیت کے ساتھ شاہان مغلیہ کی شان سخن سنجی اور میاں ناصر کی مؤمنانہ فراست و سادگی کے اندر دنیا کو فتح کرنے کا ایک انداز۔ غرض صاحبزادگان کی یہ مجلس مسافرت نہایت ہی پُر لطف لمحات کا ایک مجموعہ تھی۔"

مزید تحریر کرتے ہوئے مرزا سعید احمد صاحب کے متعلق فرماتے ہیں:

"(مرزا سعید احمد صاحب میں) حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم کی جرات، فیاضی، دانائی اور حکمت اور اپنے اباجی اور داداجان مرحوم کی قابلیت اور مزاح اور قوم برلاس کے وہ خصائصِ حسنہ نمایاں تھے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے صُلب میں جَرِی اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ کے نور کو ودیعت کیا تھا"

1936ء میں لندن یونیورسٹی سے بی اے کی سند حاصل کرنے کے علاوہ آئی سی ایس کا امتحان بھی دیا اور اچھے نمبروں میں کامیاب ہوئے۔ بعد ازاں بیرسٹری کے متعدد امتحانات پاس کئے۔ انگریزی میں آپ کو خاص مہارت حاصل تھی۔ زبان بھی شستہ تھی۔ علمی کتب کے صرف خریدنے کا ہی نہیں بلکہ پوری توجہ اور غور سے پڑھنے کا بھی شوق تھا۔

سامعین! انگلستان میں قیام کے دوران مرزا سعید احمد صاحب کی تعلیمی نگرانی اور اخراجات وغیرہ بھجوانے کا انتظام حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے کے سپرد تھا۔ قریباً ہر ہفتہ آپس میں خط و کتابت ہوتی۔ حضرت میاں صاحبؓ بھی مرزا مظفر احمد صاحب اور مرزا سعید احمد صاحب میں کوئی فرق نہ رکھتے تھے۔

قیام لندن کے دوران حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب نے اہل مغرب کی اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے اور صحیح اسلامی تعلیم سے روشناس کروانے کے لئے "الاسلام" کے نام سے ایک سہ ماہی تبلیغی انگریزی رسالہ لندن سے جاری کیا۔ اس رسالہ کی زبان فصیح اور شُستہ تھی۔ رسالہ کی چھپائی اور ظاہری صورت بھی اچھی تھی۔ رسالہ صوری و معنوی دونوں لحاظ سے قابلِ قدر تھا۔ الاسلام کا پہلا شمارہ جون 1935ء میں چھپا۔ یہ رسالہ 1938ء تک جاری رہا۔ اِس رسالہ کے ایڈیٹر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تھے۔ صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب کو مینیجر کے طور پر خدمات کا موقع ملا۔

سامعین! صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب کی ستمبر 1937ء کے آخر میں صحت خراب رہنے لگی۔ نومبر کے آخر میں ایک ماہر ڈاکٹر نے جلد جلد بڑھنے والی سِل (ٹی۔بی) کی تشخیص کی۔ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے آپ کو فوراً لندن کے مشہور برامٹن ہسپتال میں داخل کروا دیا۔

مرزا سعید احمد صاحب کا حلقہ احباب نہایت وسیع تھا۔ اس لئے بہت سے انگریز دوست بھی آپ کی عیادت کے لئے ہسپتال آتے رہے۔ سر ایڈورڈ میکلیگن سابق گورنر پنجاب جن کا حضرت مرزا سلطان احمد صاحب سے خاص تعلق تھا وہ بھی عیادت کو تشریف لائے۔ اِن کے علاوہ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحبؓ، حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ، حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب، ڈاکٹر کیپٹن عطاء اللہ صاحب، ان کی اہلیہ، مسٹر بِٹل بلال، مسٹر فیولنگ اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور مرزا مظفر احمد صاحب بھی ہر طرح تیمارداری اور ہمدردی میں مصروف رہے۔

ڈاکٹر نے شروع میں ہی آپ کی بیماری کو لاعلاج قرار دے دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مشورہ سے تار بھجوائی گئی کہ اگر سفر کے قابل ہوں تو فوراً ہندوستان بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔ مگر ڈاکٹر نے اجازت نہ دی۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ہوائی جہاز کے ذریعہ فوری لندن چلے جائیں۔

7 جنوری 1938ء کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر 10 جنوری کو حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب لندن پہنچے اور ہسپتال تشریف لے گئے۔ مرزا سعید احمد صاحب بہت کمزور ہو چکے تھے مگر ہوش و ہواس قائم تھے۔ ہسپتال میں کسی کو رکنے کی اجازت نہ ہونے پر کچھ دیر ٹھہر کر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب واپس آ گئے۔ اگلے دن پھر دو دفعہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی ملاقات ہوئی لیکن طبیعت مزید بگڑتی گئی۔ تیسرے دن حالت بہت نازک ہو گئی۔ ایک قسم کی غنودگی طاری تھی۔ مرزا سعید احمد صاحب نے کہا کہ مجھے نیند آ رہی ہے۔ آرام کے خیال سے سب کمرے سے چلے گئے۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کچھ دیر ٹھہرے رہے۔ اس وقت مرزا سعید احمد صاحب کے ہاتھ کپڑے سے باہر تھے۔ ان کے اباجان نے ہاتھ اندر کیا تو آپ نے اپنے اباجان کو تنہا دیکھ کر ان کے ہاتھ چومے اور کہا۔

"اباجی فکر نہ کرنا"

آپ کے اباجان نے کہا کہ فکر صرف مجھے ہی نہیں بلکہ قادیان میں جو ہیں ان کو بھی فکر ہے۔ تم اپنی بیماری کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرو۔

آپ نے جواب دیا

"میں کوشش کر رہا ہوں"

دوائیوں کے زیر اثر اور کمزوری کے سبب یہ آخری بات تھی جو انہوں نے کی اور زندگی کی آخری گھڑیوں میں بھی اپنے والد صاحب کو تسلی دی۔ آخر مرزا سعید احمد صاحب 12 اور 13 جنوری 1938ء کی درمیانی شب رات 2 بجے انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

وفات کے وقت ابھی آپ 25 سال کے بھی نہ ہوئے تھے۔ آپ کی وفات پر آپ کے والد صاحب نے بہت صبر سے کام لیا۔ آپ کی وفات پر یہ فیصلہ ہوا کہ آپ کے جسد خاکی کو قادیان لے کر جایا جائے۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا۔

انگلستان ابھی اس قابل نہیں ہوا کہ ہم اس کی خاک کے سپرد اپنے ایک عزیز کا جسم کریں۔

سامعین! مرزا سعید احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت کے پہلے فرد ہیں جن کی وفات ہندوستان سے باہر ہوئی۔ آپ کا تابوت 12 فروری 1938ء کو رات کے وقت ریل گاڑی سے قادیان پہنچا۔ رات تابوت ریلوے اسٹیشن پر ہی رکھا گیا۔ اگلے دن یعنی 13 فروری 1938ء کو صبح پہلے حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے گھر تابوت لے جایا گیا جہاں عزیزوں نے مرحوم کا آخری دیدار کیا۔ پونے دس بجے صبح بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے وسیع صحن میں نماز جنازہ کے لئے تابوت لایا گیا جہاں

بہت بڑا مجمع تھا۔ صفیں بنانے میں بہت جدوجہد کرنی پڑی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد سب احباب نے آخری دیدار کیا اور اس کے بعد حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ نے اپنے ہاتھ سے تابوت بند کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور خاندان مسیح موعودؑ کے صاحبزادگان نے جنازہ کو کندھا دیا۔ آخر ایک بجے دوپہر مرحوم بچوں کے قبرستان کے ملحقہ قطعہ میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے دعا کروائی۔

انگریز نو مسلم مسٹر نٹل بلال نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں اپنے خط میں مرزا سعید احمد صاحب کے متعلق تحریر فرمایا:

”وہ واقعی اسم با مسمیٰ تھے۔ ان کی زندگی نہایت پاکیزہ تھی اور انہوں نے اپنے عمل سے ہمارے اندر اسلام کی وہ حقیقی روح پیدا کر دی جو صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک ذریت کا ہی کام ہے۔“

مرزا سعید احمد صاحب کی وفات پر حضرت مولانا شیر علی صاحب نے اپنے ایک مکتوب میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے کو تحریر فرمایا:

”مرحوم نہایت اعلیٰ درجہ کی خوبیوں سے متصف تھا۔ اپنے خاندان کی خصوصیات اور اپنے آباء و اجداد کے اخلاقِ فاضلہ اس میں خاص طور پر نمایاں تھے۔“

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

آئی کیا مرزا سعید احمد کی انگلستان سے لاش
ہوگیا ہر صاحبِ اولاد کا دل پاش پاش
نوجوانی دشتِ غربت اقربا سے دور تر
آہ! یہ دلدوز سب باتیں نہ ہوتیں جمع کاش!
تجھ کو بھیجا تھا وطن سے جستجوئے علم میں
کیا خبر تھی اس جگہ ہے موت کو تیری تلاش
تیرے جانے کا نظارہ کس قدر تھا دلفریب
اور تیری واپسی کتنی ہے پیارے دلخراش
باپ تیرے پاس پونچا اُڑ کے اے جانِ پدر
اُڑ گیا لیکن تو اس کو چھوڑ کر سوئے اکاش

(شاعر: رحمت اللہ شاکر)

(تیار کردہ: زاہد محمود)

✡✡✡✡